

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسباغ الوضوء سے کیا مراد ہے؟ مولانا عبداللہ مرحوم نے اپنی ایک تقریر میں، بخاری کے حوالے سے سید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ ”اسباغ الوضوء“ کا معنی (اعضاء وضوء کا صاف کرنا ہے) (بخاری، کتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء)

یعنی اگر پاؤں کی میل کچیل صاف نہ ہو تو چاہے سات مرتبہ دھونا پڑے دھو لیں۔ جبکہ دوسری حدیث میں ہے: اسراف سے بچو خواہ تم بخاری نہ پڑھو۔ قرآن و سنت کی رو سے واضح کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسباغ وضوء کا مطلب مکمل کرنا پورا کرنا ہی ہے۔ جس جگہ کا دھونا فرض ہے وہ خشک نہ رہے۔ دو دفعہ دھونا تین دفعہ دھونا بھی اسباغ وضوء میں داخل ہے البتہ تین دفعہ سے زیادہ دھونا اسباغ وضوء میں شامل نہیں کیونکہ اسباغ وضوء مامور بہ ہے۔

اسْبِغْ الْوُضُوءَ

جبکہ تین دفعہ سے زیادہ دھونا اِسَاءَہ، تعدی اور ظلم ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ میں حدیث ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ يَغْتَابِلُهُمَا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَتَدَا سَاءَ، وَتَعْدَى وَظُلْمٌ

ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وضوء کی کیفیت دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اعضاء کا تین بار دھونا دکھایا اور فرمایا اس طرح ہے (کامل) وضوء، پھر جو شخص اس پر (تین تین بار دھونے پر) زیادہ کرے پس تحقیق اس نے بڑا کیا اور زیادتی کی اور ظلم کیا۔ (نسائی: 88/1، ابن ماجہ: 422، ابوداؤد: 135) باقی «وإن كنت علی نہر جار» والی بوجہ ابن ابیہ کمزور ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02

محدث فتویٰ